فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

روزے کی حالت میں جان بوجھ کر بام یا وکس کی دھونی لینا مفسدِ صوم ہے

سوال:

کیا روزے کی حالت میں بھاپ لینے اور بام سونگھنے سے روزے پر کوئی فرق پڑتا ہے، نیز انہیلر کا استعمال درست ہے یا نہیں،

(ضیاء الحسن، ملتان)۔

جواب:

سادہ پانی جس میں کسی کیمیکل کا استعمال نہ کیا گیا ہو، اس کی بھاپ لینے سے رگیں تر ہوجاتی ہیں، پیاس کا احساس کم ہوتا ہے اور یہ کیفیت روزے کے بالکل منافی ہے۔ حدیث شریف میں افطار کے وقت رسول اللہ ﷺ کی پڑھی ہوئی ایک دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ رگوں کا تر ہونا روزے کا خاتم ہے:

''كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ''۔

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب بھی مل گیا، (سُنن ابوداؤد: 2357)''۔ یعنی رگیں تر ہونا روزے کا خاتمہ ہے، لہٰذا روزے کے دوران کوئی ایسا مصنوعی عمل جس سے رگیں تر ہوں، مقصدِ صوم کے منافی ہے۔

بھاپ لینے کی وجہ سے پانی بخارات میں تبدیل ہوکر ناک کے راستے چوں کہ پیٹ کے اندر چلا جاتا ہے اس وجہ سے روزہ کی حالت میں بھاپ لینے کی اجازت نہیں ہے اور اس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔

تَنْوِيْرُ الْأَبْصَارِ مَعَ الدُّرِّ الْمُخْتَار میں ہے:

''أَوْ دَخَلَ حَلْقَهُ غُبَارٌ أَوْ ذُبَابٌ أَوْ دُخَانٌ وَلَوْ ذَاكِرًا اسْتِحْسَانًا لِعَدَمِ إِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ، وَمَفَادُهُ أَنَّهُ لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ الدُّخَانَ أَفْطَرَ أَيَّ دُخَانٍ كَانَ وَلَوْ عُوْدًا أَوْ عَنْبَرًا لَهُ ذَاكِرًا''۔

ترجمہ: ''یا حلق میں غبار، مکھی یا دھواں داخل ہوگیا (تو روزہ فاسد نہیں ہوگا) اگر چہ اسے روزہ یاد ہو، یہ بطور استحسان ہے، کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ اس سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ اگر روزے دار اپنے عمل سے حلق میں دھواں داخل کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اگر چہ وہ عود یا عنبر کا دھواں ہو اور اسے روزہ دار ہونا یاد ہو''۔

اس کی شرح میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''قَوْلُهُ: أَنَّهُ لَوْ أَدْخَلَ حَلْقَهُ الدُّخَانَ أَيْ بِأَيِّ صُوْرَةٍ كَانَ الْإِدْخَالُ، حَتّٰى لَوْ تَبَخَّرَ بِبَخُوْرٍ وَآوَاهُ إِلٰى نَفْسِهِ وَاشْتَمَّهُ ذَاكِرًا لِصَوْمِهِ أَفْطَرَ لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ وَهٰذَا مِمَّا يَغْفُلُ عَنْهُ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ''۔

ترجمہ: ''یعنی اس نے اپنے حلق میں دخان (دھواں) کسی صورت میں داخل کیا ہو حتیٰ کہ اگر دھونی دی جانے والی چیز سے دھونی لے اور اسے اپنے پاس رکھا اور اسے سونگھا جبکہ اسے روزہ دار ہونا یاد تھا (تو روزہ فاسد ہوجائے گا) کیونکہ اس کے لیے اس سے بچنا ممکن تھا، یہ ایسا مسئلہ ہے جس سے بے شمار لوگ غافل ہیں، (حاشیہ ابن عابدین شامی، جلد 6، ص: 261)''۔

(جاری ہے۔۔۔۔)

روزے کی حالت میں بام/ وِکس کے بیرونی استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، البتہ ناک کے اندر وِکس وغیرہ لگانے سے چوں کہ سانس کے ساتھ اس کے اجزا و ذرات اندر چلے جاتے ہیں، اس لیے روزہ کی حالت میں ناک کے اندر وِکس لگانا درست نہیں ہے، اگر ناک کے اندر وِکس لگائی اور اس کے ذرات سانس کے ساتھ دماغ تک پہنچ گئے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی لکھتے ہیں:

’’لٰكِنْ لَوْ تَبَخَّرَ بِبَخُوْرٍ، فَآوَاهُ إِلٰى نَفْسِه، وَاشْتَمَّ دُخَانَهُ، ذَاكِرًا لِلصَّوْمِ، أَفْطَرَ، لِإِمْكَانِ التَّحَرُّزِ عَنْهُ‘‘۔

ترجمہ: ’’لیکن اگر اس نے خود دھونی لی یا دھواں سونگھا، اسے اپنے قریب کیا اور اس کا دھواں سونگھا، جبکہ اسے روزے دار ہونا یاد تھا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ (روزے کے یاد ہوتے ہوئے) اس سے بچنا ممکن تھا (مگر اس نے ایسا نہ کیا)‘‘۔

(فِقْهُ الْإِسْلَامِيِّ وَأَدِلَّتُهُ، جلد:3، ص:1711)

انہیلر میں بھی بعض کیمیائی ذرات ہوتے ہیں، جو سکڑے ہوئے پھیپھڑوں میں کشادگی پیدا کرتے ہیں اور اس کے لیے سانس لینا آسان ہو جاتا ہے، اس لیے انہیلر سے روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن اگر تنفُّس یا دمے (Asthama) کا کوئی مریض سحری سے افطار تک یعنی پورا دن انہیلر کے استعمال کے بغیر نہیں گزار سکتا، تو وہ معذور ہے، وہ روزہ نہ رکھے اور فدیہ دے۔ اگر دمے کے مریض نے روزہ رکھ لیا اور اس کے لیے روزہ جاری رکھنا ناقابلِ برداشت ہو گیا اور انہیلر استعمال کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔ دمے کا مرض دائمی ہے تو ایسا مریض روزہ نہ رکھے، وہ معذور ہے، وہ فدیہ دے، اگر بعد میں اللہ کی تقدیر سے صحت یاب ہو جائے اور روزہ رکھنے پر قادر ہو جائے تو اُن روزوں کی قضا کرے، جو فدیہ اس نے دیا ہے، وہ نفلی صدقہ شمار ہوگا۔ اگر دمے کا مریض گرمی کے طویل دنوں کا روزہ نہیں رکھ سکتا، مگر سردیوں میں جب موسم معتدل ہوتا ہے اور دن چھوٹے ہوتے ہیں اور وہ ان دنوں میں روزہ رکھ سکتا ہے، تو گرمی میں آنے والے رمضان کے روزے عذر کی بنا پر چھوڑ دے اور سردیوں میں قضا کرلے۔

مفتی منیب الرحمٰن

رئیس دارالافتاء

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی

دارالافتاء